مناقب و کرامات

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ

مصنف خطبات برکات، خلیفۂ حضور شیر نیپال

حضرت مولانا ابو العطر مفتی عبد السلام امجدی صاحب قبلہ

تاڑاپٹی، دھنوشا (نیپال)

https://barkatussunah.com/

مناقب وکرامات حضور شیر نیپال

مؤلف
ابوالعطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی
تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)
جنرل سکریٹری مسلم بورڈ نیپال (قطریونٹ)

ناشر
البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف، ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

نام کتاب: مناقب وکرامات حضور شیر نیپال

مؤلف: ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی

(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

نظر ثانی: ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی

(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

سنہ تالیف: 2023ء

سنہ اشاعت: جنوری 2024ء (برقی)

سیٹنگ: مفتی محمد کلام الدین نعمانی امجدی مصباحی (دوحہ قطر)

ناشر: البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف، ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

{ملنے کے پتے}

خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

www.barkatussunnah.com

فہرست مشمولات

نوٹ:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصانیف و تالیفات اور آپ کی حیات و خدمات کے مختلف گوشوں پر کتابوں اور مضامین و مقالات کا مطالعہ کرنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر ضرور تشریف لائیں۔

www.barkatussunnah.com

اور بھی دیگر دینی کتابوں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لئے مذکورہ بالا ویب سائٹ وزٹ کر سکتے ہیں۔ نیز علمائے اہل سنت نیپال اپنی تصانیف اس ویب سائٹ پر اپ لوڈ کروانے کے لئے فقیر سے رابطہ کریں ان شاء اللہ آپ کی کتابیں اپ لوڈ کر دی جائیں گی۔ واٹساپ نمبر 0097431402499

نذرانہ دل

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی شان میں آپ کی حیات اور بعد وصال کہے گئے کلام کو یکجا کر کے اس میں ایک باب ''کرامات حضور شیر نیپال'' کا اضافہ کر کے اس رسالہ کی تکمیل کر دی گئی، جسے بلا شبہ عشاق حضور شیر نیپال پسند کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور دوران مطالعہ ان کے سوزش عشق میں اضافہ بھی ہوگا۔ درحقیقت یہ کتاب حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے فضائل ومحاسن اور اوصاف وکمالات پر نظماً ونثراً مشتمل ہے اور جمع وترتیب وپیشکش فقیر برکاتی کی ایک ادنیٰ کاوش ہے، جسے نہایت ہی عاجزی واحترام کے ساتھ مرشد گرامی، محسن ملت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضور جیش ملت مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکات میں ان احساسات دل کے ساتھ بطور نذرانہ پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں کہ ؎

تیرے عشق نے بخشی ہے یہ سوغات مسلسل
تیرا ذکر ہمیشہ، تیری بات مسلسل
ایک مدت ہوئی تیرے بام و در سے نکلے
رہتی ہے پھر بھی تجھ سے ملاقات مسلسل
میں محبت کے اس مقام پر ہوں جہاں
میری ذات میں رہتی ہے تیری ذات مسلسل

گدائے مرشد

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ
تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

انتساب

یہ تحفہ لا جواب، سوغات بابرکات، کاوش پر نور یعنی ''مناقب و کرامات حضور شیر نیپال'' کا انتساب ایک ایسی شخصیت کی طرف کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو میرے دل کے بہت قریب، برودت جگر، سرور چشم، مخلص دوست، مونس رفیق، غمخوار یار، ہمدرد ساتھی اور میرے بڑے ہی ناصح و خیر خواہ اور کرم فرما ہیں اور وہ ذات ہے تلمیذ حضور شیر نیپال حضرت مولانا ابوالفیضان محمد علاء الدین برکاتی مصباحی (بَہوارَوا، نیپال) کی۔ جو گونا گوں صفات و کمالات اور محاسن و اخلاق کے پیکر اور حق گو و حق بیں، بیباک اور باصلاحیت عالم دین ہیں۔ انہیں کی طرف یہ مبارک رسالہ ان جذبات دل اور تخیلات کے ساتھ منسوب کہ ؎

تیری دوستی کی چاہت پہ ناز ہے مجھے
تیری ہر اک بات پہ اعتبار ہے مجھے

عقیدت کیش صدیق باوفا
ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ
تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)
مقیم حال: دوحہ قطر

پہلا باب ذکر مرشد:

آؤ کریں برکاتی سرکار کی باتیں:

میں اس کا صید حسن وہ میرا شکار عشق
اس کی نگاہ مجھ پہ وہ میری نگاہ میں
دل تم میں اور دل میں تم اللہ رے نصیب
شہہ مسکن گدا میں، گدا قصر شاہ میں

میں آج اپنے محبوب ومطلوب کا ذکر جمیل کرنے جارہا ہوں، اپنے مرکز عقیدت کی سنت بھری زندگی پر کچھ روشنی ڈالنے جارہا ہوں، ہزاروں دھڑکتے دلوں کے قرار کی باتیں کرنے جارہا ہوں، ملک نیپال کی ایک عظیم وعبقری، باکمال، بارعب، بااخلاق، باشعور، باکردار، صاحب حسن و جمال، پیکر جود ونوال، فقیہ اعظم نیپال، صوفی بافضل و کمال، شیریں مقال، پاکیزہ خصال، شیخ طریقت، رہبر شریعت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ (لہنہ شریف، نیپال) کی حیات وخدمات، گوشہ زیست پرنور، ادائے دلنواز، کشف وکرامات، آپ پر ہونے والی عنایات ربانیہ اور بارش نور وعرفان کے حوالے سے کچھ باتیں عرض کرنے جارہا ہوں۔ جی ہاں ایک ایسے دلبرو رہبر، محبوب تراز جان، بیش تراز قلب وجگر، قبلہ عشق ومحبت کا ذکر چھیڑنے جارہا ہوں جو میری آنکھوں کا سرمہ بصیرت، دل کی برودت، جگر کا سکون اور جبین الفت کی چمک ہے۔ جن کی یادوں کی روشنی میں میرا خانہ دل جگمگ جگمگ ہوتا رہتا ہے، جن کی ادائے شفقت سے دنیائے دل آباد ہے اور جن کی یادوں کے چراغ سے میرا بزم تنہائیاں بھی بارونق معمور رہتی ہیں۔ ؎

دل بزم یار میں ہے تو دل میں ہے بزم یار
مجھ میں ہے جلوہ گاہ تو میں جلوہ گاہ میں

اسم گرامی:

جیش محمد صدیقی، والد گرامی: الحاج محمد ہاشم علی صدیقی۔

سلسلۂ نسب:

جیش محمد صدیقی بن الحاج محمد جاسم علی صدیقی بن الحاج محمد اصغر علی صدیقی بن محمد اکبر علی صدیقی بن محمد دلاور حسین صدیقی رحمہم اللہ

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت مورخہ ۲۸ر صفر المظفر ۱۳۶۲ھ مطابق ۵ر مارچ ۱۹۴۳ء شب جمعۃ المبارکہ موضع بھنگا واں میں ہوئی۔ بھنگا واں یہ آپ کا ننیہال ہے۔

القاب وخطابات:

شیر نیپال، مفتی نیپال، قاضی نیپال، مفتی اسلام، سیف اللہ المسلول، مجاہد اہل سنت، چراغ مسلک اہل سنت، عزونازمسلک اعلیٰ حضرت، قاضی شریعت، حامی ملت، مفتی اعظم نیپال، لشکر اسلام، مقدمۃ الجیش، امیر شریعت، مرجع الافتا والارشاد۔

مذکورہ بالا القاب وخطابات سے جن مقتدر اور عظیم المرتبت شخصیات نے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کو نوازا اور یاد فرمایا ہے۔ان اکابرین علما اور مشائخ عظام کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

حضور سید العلما، حضور احسن العلما، حضور حافظ ملت، حضور تاج الشریعہ ، حضور بحر العلوم، حضور نظمی میاں، حضور مفتی اعظم کان پور، حضور مفتی اعظم دہلی، حضور شمس الاولیا، حضور مجاہد اہل سنت ، حضور قائد اہل سنت، حضور شیر بہار، حضور صدر العلما،

حضور شارح بخاری، حضور امین شریعت، حضور حنیف ملت، حضور اشرف العلما علیہم الرحمۃ والرضوان۔ حضور محدث کبیر، حضور غیاث ملت، حضور جمال ملت، حضور منانی میاں، حضور گلزار ملت، حورر فیق ملت دامت برکاتہم القدسیہ۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مکتب سے حاصل کی، بعدہ مدرسہ اشرف العلوم کنہواں کا رخ کیا جہاں آپ نے حفظ قرآن کی تکمیل کی، پھر عربی وفارسی کی تعلیم کے لیے دارالعلوم علیمیہ دامودر پور تشریف لے گئے جہاں آپ نے جماعت اولیٰ تا جماعت خامسہ کی تعلیم حاصل کی، پھر مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ منظر اسلام بریلی شریف ہوتے ہوئے باغ فردوس جامعہ اشرفیہ مبارک پور پہنچے جہاں آپ نے درس نظامی کی تکمیل کی اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں آپ کے سر پر دستار فضیلت حضور حافظ ملت، حضرت علامہ سید مظفر حسین کچھوچھوی علیہما الرحمہ کے مقدس ہاتھوں باندھی گئی۔

فراغت:

آپ کی فراغت مورخہ ۱۰ رشعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۴ ر نومبر ۱۹۶۶ء بروز پیر جامعہ اشرفیہ مبارک سے ہوئی۔

اساتذۂ کرام:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے جن جلیل القدر اور عظیم المرتبت اساتذۂ کرام کی بارگاہ میں رہ کر اکتساب علم وفن کیا اور جن کی نگاہ فیض سے بافیض ہوکر علم و ہنر کے درخشندہ وتابندہ ستارہ بن کر چمکے، ان بزرگوں کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

{۱} جلالۃ العلم ابوالفیض حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ۔

{۲} نائب حافظ ملت حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ۔
{۳} بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ۔
{۴} شیخ القرآن حضرت علامہ عبداللہ خان عزیزی علیہ الرحمہ۔
{۵} جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی علیہ الرحمہ۔
{۶} حضرت علامہ محمد کاظم علی خاں بستوی قدس سرہ العزیز۔
{۷} فخر اہل سنت حضرت علامہ مفتی جہاں گیر خاں علیہ الرحمہ۔
{۸} شفیق ملت حضرت علامہ شفیق اعظمی قدس سرہ العزیز۔
{۹} حضرت علامہ مفتی قاری ظہیر الحسن قادری علیہ الرحمہ۔
{۱۰} عم محترم حضرت مولانا محمد جمشید صدیقی علیہ الرحمہ۔
{۱۱} حافظ عبدالشکور صاحب براہی۔

بیعت وارادت:

آپ نے علم ظاہری کے بعد علم باطنی کی طرف رخ کیا اور اس کے حصول کے لیے خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کا قصد فرمایا جو کہ اکابرین کی آماجگاہ ہے، جسے خود اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت وارادت کے لیے منتخب فرمایا۔ چنانچہ آپ نے حضور سید العلما آل مصطفی علیہ الرحمہ کے مقدس ہاتھوں میں اپنا دست مبارک دے کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

اجازت وخلافت:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کو اپنے پیر ومرشد حضور سید العلما سید آل مصطفی علیہ الرحمہ سے اجازت وخلافت حاصل ہے نیز آپ کے برادر صغیر حضور احسن العلما سید آل مصطفی حیدر حسن میاں علیہ الرحمہ سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔حضور سید العلما وحضور احسن العلما علیہما الرحمہ کے علاوہ اور بھی کئی عظیم شخصیات سے آپ کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

تدریسی خدمات:

۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں فارغ ہونے کے بعد آپ نے سب سے پہلے اپنے مادر علمی دارالعلوم علیمیہ دامودر پور ضلع مظفر پور بہار سے درس و تدریس کا آغاز فرمایا، جہاں آپ نے ایک سال تک خدمات انجام دی پھر اس کے بعد ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ء میں شہر جنکپور میں قائم شدہ ایک مکتب کے اراکین کی پیش قدمی پر دینی خدمات کے لیے تشریف لے گیے، یہاں آپ نے پہلے ہی سے ایک عالیشان اور مرکزی ادارہ بنانے کا منصوبہ وخاکہ بنا رکھا تھا کچھ ہی دنوں کے بعد ایک عظیم الشان ادارہ بنام ''جامعہ حنفیہ غوثیہ'' کی بنیاد ڈالی اور اسے پروان چڑھانے میں کامیاب و کامراں ہوگئے۔ جامعہ حنفیہ غوثیہ جسے آپ نے خون جگر سے سینچا تھا اس ادارہ میں کم و بیش چالیس سال تک صدرالمدرسین، شیخ الحدیث، ناظم اعلیٰ اور سربراہ اعلیٰ کے عظیم مناصب کو آپ سنبھالتے رہے، پھر حالات کے ناسازگار اور خراب ہونے کے سبب اپنی خانقاہ میں قائم کردہ ادارہ ''جامعہ برکات النبی'' میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دینے لگے اور تاحین حیات اسی جامعہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔

فتویٰ نویسی:

آپ ایک عرصہ تک جامعہ حنفیہ غوثیہ شہر جنکپور میں تدریسی خدمات پر مامور تھے اور افتاء و قضاء کی ذمہ داریاں بھی نہایت دیانت داری کے ساتھ نبھاتے رہے۔ ۲۰۱۵ء تک اسی ادارہ میں فتوی نویسی کا فریضہ انجام دیتے رہے، پھر اس کے بعد آپ نے باضابطہ ایک دارالافتاء قائم فرمالیا جہاں سے ملک و بیرون ملک کے پیش آمدہ مسائل کا حل فرماتے رہے۔ آپ کے فتاویٰ اکثر و بیشتر فتاویٰ رضویہ شریف کی روشنی میں ہی ہوا کرتے تھے۔ آپ کسی بھی استفتا کا جواب دینے سے پہلے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی کتاب ''فتاویٰ رضویہ شریف'' کا ضرور مطالعہ

فرماتے تب جواب مرحمت فرماتے ۔بعض فتاوی کا تو آغاز بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے فتوی سے ہی کرتے اور ہو بہو اور من وعن وہی جواب آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے تحریر فرما دیتے تھے۔اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق سے آپ کی تحقیق جدا ہو جائے جو کہ آپ کو بہت ناپسند تھا۔آپ کے بہت سے فتاوی ہیں جس کے چند حصے منظر عام پر آ چکے ہیں جو فتاوی برکات کے نام سے موسوم ہے۔

زیارت حرمین شریفین:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اپنے گھر خانۂ کعبہ کی زیارت کا شرف بخشا اور آپ کو کئی بار کعبہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔پہلی مرتبہ آپ نے ۱۴۱۳ھ میں مطابق ۱۹۹۳ء میں حج وعمرہ ادا کیا اور دوسری بار ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء میں عمرہ ادا کیا،تیسری بار ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء میں عمرہ ادا فرمایا۔چوتھی بار ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۰۱۷ء میں عمرہ کی نیت سے حاضری دی۔اور پانچویں اور آخری بار آپ ربیع النور 1441ھ مطابق نومبر 2019ء میں زیارت حرمین شریفین کے لئے روانہ ہوئے اور واپسی پر ناسک مہاراشٹر میں سخت علیل ہو گئے اور پھر چند دنوں تک زیر علاج رہنے کے بعد آپ کا وصال پر ملال ہو گیا۔

تصنیفات وتالیفات:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے دین وسنیت کی تبلیغ اور ترویج واشاعت اور امت مسلمہ کی رہبری ورہنمائی کے لیے متعدد کتابیں بھی تصنیف وتالیف فرمائیں۔آپ کی جملہ تصانیف مطبوعہ و غیر مطبوعہ کی تعداد تقریبا تئیس ہیں۔کچھ کتابیں barkatussunnah.com نامی ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دی گئیں ہیں اور بہت ہی جلد دیگر کتابیں بھی مذکورہ ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دی جائیں گی۔قارئین سے

گزارش ہے کہ حضور شیر نیپال کی کتابوں اور آپ کی حیات وخدمات کے گوشوں پر لکھی گئیں کتابوں، نیز دیگر کتب علمائے اہلسنت اور مضامین ومقالات کا مطالعہ کرنے کے لئے اس ویب سائٹ پر ضرور تشریف لائیں۔

آپ کی خدمات کا ایک اہم حصہ:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی خصوصیات وخدمات میں سے ایک بہت ہی اہم خصوصیت و خدمت بدعقیدوں کی سرکوبی اور اس کا رد و ابطال ہے۔وہابیت و دیوبندیت نے جب ملک نیپال میں سرابھارنے کی کوشش کی اور اپنی گمراہی پر پردہ ڈال کر عام سنی مسلمانوں کو راہ راست سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگے اور اپنے پیشوایان ملت بیزار وضمیر فروش کے مشن کے فروغ کے لئے رات ودن کوشش کرنے لگے تو ان کی گمرہی کا پردہ فاش کرنے میں آپ متحرک ہوگئے اور تحریر وتقریر کے ذریعہ خوب شدومد کے ساتھ رد فرمایا اور سنی سادہ مسلمانوں کے ایمان وحفاظت کا فریضہ انجام دیا اور اپنے فتاویٰ کی مار ووار سے بدعقیدوں کو زخمی ومرعوب کردیا۔ ؂

مسلک احمد رضا خاں کی ہے جس میں روشنی
آپ کا ایسا ہے فتویٰ حضرت شیر نیپال

وہابیت ودیوبندیت کا کس شدت وبے باکی کے ساتھ آپ نے رد فرمایا اس کا اندازہ درج ذیل فتوی سے لگایا جاسکتا ہے،جس میں وہابیت و دیوبندیت کا خوب آپریشن کیا گیا ہے اور اس حوالے سے اعلیٰ حضرت سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اعلیٰ حضرت اور آپ کی تصنیف کے خلاف غلط پروپیگنڈوں کا بھی خوب جم کر آپریشن کیا ہے اور بہترین اسلوب میں دفاع بھی کیا ہے۔ چنانچہ آپ ایک استفتا کے جواب میں فرماتے ہیں:

''حضور پرنور، دافع شرور، شفیعنا یوم النشور کی تعظیم وتوقیر، اعزاز واکرام، عزت

وعظمت تمام پرواجب ولازم ہے۔اور آپ کی تنقیص وتحقیر کفر وزندقہ اور شان گھٹانے والا ،تنقیص کرنے والا ایسا کافر ومرتد اور زندیق کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ومرتد اور واجب القتل۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک سارے علماء اور ائمہ فتویٰ کا اس پر اتفاق ہے۔اب گنگوہی، تھانوی، انبیٹھوی اس کے ساتھ نانوتوی سرگروہ اولیاء شیطان کا حکم شرعی واضح لفظوں میں سنئے:

''یہ لوگ اپنے اقوال مذمومہ اور کلمات قبیحہ اور الفاظ مردودہ ملعونہ کفریہ کے باعث ایسے کافر ومرتد ہیں کہ جو شخص بھی ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کو مسلمان جانے ،ان کے کافر ہونے میں شک یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر ومرتد ہوجائے گا۔ان دیوبندی پیشواؤں کے بارے میں نام بنام فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں تقریباً تین پونے تین سو علمائے عرب وعجم ،حل وحرم کا متفقہ فتویٰ ہے۔تفصیل ان کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

چونکہ ان دین کے دشمنوں، گستاخوں بدمذہبوں، بددینوں نے سرور کائنات ، فخر موجودات علیہ الصلوات والتسلیمات کی شان پاک میں گستاخانہ، ناروا، نازیبا کلمات لکھے اور چھاپے،کھل کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر وتوہین کی۔اس لئے حامی ملت، ماحی کفر وضلالت، اعلیٰ حضرت مجدد مذہب اہل سنت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے ان بدگویوں، دشنامیوں پر قرآنی، ایمانی،حقانی فیصلہ صادر فرمایا اور حکم شرعی سنایا کہ یہ مذکورہ اشخاص اپنے کلمات خبیثہ کفریہ کے سبب کافر ومرتد ہیں۔اور جو شخص ان کے کفریات سے آگاہ ہوکر ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تأمل کرے تو وہ بھی کافر۔

اس شرعی فیصلہ کو سن کر دیوبندیوں کو چاہیے یہ تھا کہ اپنی کتاب سے ان کفری عبارتوں کو محو کر کے توبہ کرتا،مگر یہ نہ کر کے شور وہنگامہ شروع کر دیا، نہ خداوند ذوالجلال کا

خوف رکھا اور نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرمایا۔آسمان سر پر اٹھا لیا، گالیوں کا بازار گرم کر دیا، جابجا جلسہ جلوس کئے، اشتہارات چھاپے، گندے الزامات لگائے کہ وہ مکفر مسلمین ہیں، بلاوجہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ان کتابوں میں توہین کے الفاظ نہیں، یہ غلط کہتے ہیں۔تو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی۔ المعتمد المستند ۱۳۲۰ھ میں تحریر فرمائی۔ پھر بھی ان کفری عبارتوں کو اسلامی بنانے پر آمادہ نہ ہوئے اور شور غوغا بدستور جاری رکھا اور وہی پرانی آلاپ کہ صرف ان کا فتویٰ ہے۔ ۱۳۲۳ھ میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً کی زیارت سے مشرف ہوئے، اسی مبارک سال میں ''المعتمد المستند'' پر مکمل اتفاق کرتے ہوئے بڑی فراخ دلی کے ساتھ تقریظیں لکھیں اور نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی، قادیانی کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ کافر ومرتد ہیں۔اور فرمایا ''من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر'' یعنی جو ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے اور معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی بلا شک وشبہ کافر۔ پھر فرمایا عوام کو دھوکہ دینے والے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والے گمراہ اور گمراہ کرنے والے اسلام میں ان کا نام ونشان کچھ نہیں۔ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔ کھلے کافروں سے ان کا نقصان زیادہ اور سخت، ظاہر مزین اور باطل خباثتوں سے مملوء، عوام مسلمانوں پر سخت خطرہ اور اندیشہ۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کے عقائد باطلہ فاسدہ سے بچائے۔آمین! اوکما قالوا

انہیں مقدس تقاریظ کے مجموعہ کا نام ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' ہے جو ۱۳۲۴ھ میں اردو ترجمہ کے ساتھ اور ۱۳۲۶ھ میں تمہید ایمان کے ساتھ منظر عام پر جلوہ گر ہوا۔ تاکہ یہ لوگ ہدایت پائیں، نصیحت حاصل کریں، غور وفکر کریں اور اپنی

کفریات سے توبہ کریں۔ مگر ہٹ دھرمی کا برا ہو، اپنی ضد پر اڑے رہے، اتہام طرازی، افترا پردازی میں مصروف ہو گئے۔ بولے دھوکہ اور فریب دے کر علمائے حرمین سے فتویٰ حاصل کیا، عبارت میں قطع برید کیا ہے، ہماری کتاب اردو میں وہ اردو نہیں جانتے۔ غرض طرح طرح سے عوام کو فریب دے کر اندھیرے میں رکھا، نہ توبہ کیا نہ گندی عبارتیں مٹائیں۔ بلکہ اس کے بعد گالی نامہ ایک کتاب ''الشہاب الثاقب'' شائع کی جس میں جی بھر کر اہل سنت کے زبردست محسن، محافظ دین متین، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو گالیاں دیں۔ کوّا خوروں نے حسام الحرمین کی اشاعت پر کائیں کائیں کا گلی گلی شور مچانا شروع کر دیا، کہنے لگے چند لوگوں نے غلط تصدیق کی ہیں۔ تو پھر مسلمانوں اور ان کو متنبہ کرنے کے لئے شیر بیشہ اہل سنت نے حسام الحرمین پر علمائے ہند و سندھ بلکہ ہندوستان بھر کے مشاہیر علمائے و مشائخ سے تصدیق حاصل کیں۔ بالاتفاق دوسواڑسٹھ علمائے ربانیین نے فرمایا کہ حسام الحرمین حق ہے، صحیح ہے، درست ہے۔ بلاشک وشبہ رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ غیر قابل توجیہ وتاویل کی بنا پر ضرور کفار ومرتدین وملعونین ہیں۔ ایسے جو ان کی کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفریات میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے تو خود کافر۔ مسلمان پر احکام حسام الحرمین کا ماننا فرض قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی لازم وحتمی۔ (فتاویٰ برکات)

یہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی حیات پرنور کا ایک اہم گوشہ اور عظیم کارنامہ ہے۔ آپ نے جہاں اپنے فتاویٰ اور تحریر وتقریر کے ذریعہ اعلیٰ حضرت کے مبارک فتاویٰ کی تبلیغ واشاعت فرمائی ہے، عوام کو پڑھ کر سنایا ہے اور فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں عقائد حقہ پر عوام مسلمین کو استقامت کی دعوت دی ہے وہیں اس راستے آپ نے فروغ رضویات کا بھی اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔

ان کے فتویٰ سے بدکتے ہیں وہابی نجدی
ان کی حق گوئی کا اظہار بڑا پیارا ہے

وفات حسرت آیات:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی وفات مؤرخہ ۲۸ ربیع النور ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۶ نومبر ۲۰۱۹ء بروز منگل کو ہوئی اور تقریباً زندگی کی (۷۷) ستہتر بہاریں گزار کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مرقد پر رحمت وانوار کی بارش برسائے۔ آمین

ابر رحمت تیری مرقد پہ گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

دوسرا باب:

خراج عقیدت

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی شان میں جو کلام آپ کی حیات میں لکھے اور پڑھے گئے انہیں خراج عقیدت کے باب سے پیش کیا جارہا ہے، جبکہ آپ کے وصال کے بعد جو کلام لکھے اور پڑھے گئے انہیں آگے تیسرے باب میں مناقب کے عنوان کے تحت پیش کیا جائے گا۔

ہے جہاں میں مرتبہ اونچا ہمارے جیش کا

از: ڈاکٹر وصی احمد مکرانی، سرلاہی (نیپال)

ہے جہاں میں مرتبہ اونچا ہمارے جیش کا
مثل ہے مشکل بہت ملنا ہمارے جیش کا

مشرق و مغرب سے لے کر وادی کہسار تک
بجتا ہے ہر سمت میں ڈنکا ہمارے جیش کا

قول میں کردار میں، علم و عمل افکار میں
ہے بہت شہرہ بہت چرچا ہمارے جیش کا

ہو گئی ہے لوہنا کی سرزمیں لہنا شریف
ہے کرم یہ مفتی مولانا ہمارے جیش کا

جس کے سر آل رسول محترم کا فیض ہو
بدعقیدہ کیا بگاڑے گا ہمارے جیش کا

علم کی دولت اور ایماں کا خزانہ دہر میں
بانٹتا فیض پر وردہ ہمارے جیش کا

ہوتا ہے جن کا جہان علم و فن میں تذکرہ
مستند ہے قول فرمایا ہمارے جیش کا

یوں ہی تو کہتے نہیں ہیں ہم انہیں شیر نیپال
اس کی ہر سمتوں پہ ہے قبضہ ہمارے جیش کا

میں نہیں کہتا، یہ کہتی ہے بزرگوں کی زباں
ہے نہیں کوئی یہاں جیسا ہمارے جیش کا

دیش کا دنیا میں جس نے نام اونچا کردیا
کون احساں بھول پائے گا ہمارے جیش کا

اس حقیقت سے کوئی انکار کر سکتا نہیں
چلتا ہے نیپال میں سکہ ہمارے جیش کا

اعلیٰحضرت کا مشن ہے جس کے دم سے تابناک
کار آمد ہے ہر اک حربہ ہمارے جیش کا

میرے استاذ مکرم کی ولایت کی نظر
کہہ رہی ہے دیکھئے رتبہ ہمارے جیش کا

لوہنا تجھ کو اگر دنیا میں پہچانا گیا
ہے کرم یہ مفتی مولانا ہمارے جیش کا

میں نے جو لکھا ترانہ فخر سے کہتا ہوں میں
لکھ کے دکھلا دے کوئی ایسا ہمارے جیش کا

ہوگئی پتلون ڈھیلی بدعقیدوں کی وصیؔ
جس کسی نے دیکھا ہے جلوہ ہمارے جیش کا



جیش ملت کا نعرہ لگاؤ

از: مولانا محمد فرحت صابری صاحب (سیتامڑھی بہار)

ماہ طیبہ کی نور کرن سے اپنی تقدیر چمکا رہے ہیں
آج جلسے کی نوری صدارت شیر نیپال فرما رہے ہیں

جیش ملت کا نعرہ لگاؤ ، جلنے والوں کے دل کو جلاؤ
ان کے دشمن کو رب دے ہدایت، سیدھے لوگوں کو بہکا رہے ہیں

یا خدا سایہ جیش ملت رکھ سروں پہ ہمارے سلامت
نام سے جن کے نجدی ہے سہما ، چھوڑ کر اپنا گھر جا رہے ہیں

جن کو تاج الشریعہ نے چاہا، سب بزرگوں نے جن کو سراہا
ہند و نیپال میں ان کا جھنڈا ، ان کے دیوانے لہرا رہے ہیں

دیکھ لینا بروز قیامت پیر کے ساتھ جائیں گے جنت
شیر نیپال کا نام لے کر چین و آرام ہم پا رہے ہیں

اہل حق ہم ہیں ایمان والے ، دین والے ہیں قرآن والے
جوڑ کر ان کے قدموں سے رشتہ اپنا گھر بار مہکا رہے ہیں

اس کے فتنوں سے اللہ بچائے ، خدمت دین کرنا سکھائے
بھیس میں رہنما کے جو ہر دم رہزنی کر کے اترا رہے ہیں

جن کو کہتے ہیں برکاتی دولہا شیر نیپال ہے وہ ہمارا
ان کے قول و عمل کو اے فرحتؔ آج ہم لوگ پھیلا رہے ہیں

شیر نیپال کا کردار بڑا پیارا ہے

از: مولانا محمد فرحت صابری صاحب (سیتامڑھی بہار)

شیرنیپال کا کردار بڑا پیارا ہے
آپ کا چہرۂ ضوبار بڑا پیارا ہے

ان کے فتوٰی سے بدکتے ہیں وہابی نجدی
ان کی حق گوئی کا اظہار بڑا پیارا ہے

آپ پر ہے شہ برکات کی چشم رحمت
اس لئے آپ کا دربار بڑا پیارا ہے

اعلٰی حضرت کی ہے تحریر ان کی نظروں میں
حق و باطل کا یہ معیار بڑا پیارا ہے

آپ کی بات ہر اک دل پہ اثر کرتی ہے
آپ کا لہجہ ء گفتار بڑا پیارا ہے

جامعہ آپ کا ہے مرکز علم و حکمت
آپ کے علم کا گلزار بڑ ا پیارا ہے

مانگنے والے کو چاہت کے سوا دیتے ہیں
مرحبا آپ کا گھر بار بڑا پیار ا ہے

ایک بس میں نہیں کہتا ہے زمانہ فرحتؔ
آپ کا جذبہء ایثار بڑا پیا را ہے

آپ کا روشن ہے چہرہ حضرت شیر نیپال

از: مولانا محمد فرحت صابری صاحب (سیتامڑھی بہار)

آپ کا روشن ہے چہرہ حضرت شیرنیپال
آپ ہیں برکاتی دولہا حضرت شیرنیپال

سیدالعلماء کے در سے آپ لے کر رات دن
بانٹتے ہیں خوب صدقہ حضرت شیرنیپال

اپنے مقصد میں یقینا ہوگیا وہ کامیاب
جو تیرے دامن میں آیا حضرت شیرنیپال

اعلیٰ حضرت کا یقینا آپ پر فیضان ہے
فیض کے ہیں آپ دریا حضرت شیرنیپال

کانپتے ہیں آج نجدی جس کے نام پاک سے
آپ کا ہے نام ایسا حضرت شیرنیپال

مسلک احمد رضا خاں کی ہے جس میں روشنی
آپ کا ایسا ہے فتویٰ حضرت شیرنیپال

مرحبا فرحت بھی آیا آپ کے دربار میں
کیجئے الطاف شاہا حضرت شیرنیپال



عظمت کا تیری جھنڈ ا گڑ ا ہے

از:مولانا محمد فرحت صابری صاحب
(سیتامڑھی بہار)

کتنا چمکتا ہے تیرا چہر ہ اے جیش ملت مرشد اعظم
پرنور آنکھیں ، دل ہے مجلیٰ اے جیش ملت مرشد اعظم

سا دات مار ہرہ کی د عا ہے ،عظمت کا تیری جھنڈ ا گڑ ا ہے
ہے سار ی د نیا میں تیرا شہر ہ اے جیش ملت مرشد اعظم

تا ج الشر یعہ نے تم کو چا ہا ،علماء د یں نے تم کو سرا ہا
پڑ ھتا ہے سارا عالم قصید ہ اے جیش ملت مرشد اعظم

حق فیصلہ جو د ل سے نہ مانے ، باطل کو پو جے کر کے بہا نے
و ہ آنکھ رکھ کر گو یا ہے اند ھا اے جیش ملت مرشد اعظم

علم و عمل کا تو ہے سمند ر ، حا فظ ملت ہیں تیرے یا ور
ر ہتا ہے نجد ی کو تجھ سے خطر ہ اے جیش ملت مرشد اعظم

تیرا مخا لف مرمٹ ر ہا ہے ، ذ لت کی د نیا میں جی ر ہا ہے
یہ ر ب کی قد ر ت کا ہے کر شمہ اے جیش ملت مرشد اعظم

دنیا ہو عقبیٰ وہ خوش رہے، شیطان اس کو دھوکہ نہ دے گا
ہے جس کے ہاتھوں میں تیرا شجرہ اے جیش ملت مرشد اعظم

سب کے دلوں میں تیری محبت ہے ہر قدم پر تیری ضرورت
ہے تیری نسبت کا رنگ گہرا اے جیش ملت مرشد اعظم

پیر طریقت حامی سنت، دن رات اعلان کرتا ہے فرحت
ہے تیرے سر پہ عظمت کا سہرا اے جیش ملت مرشد اعظم



برکاتی دولہا

از: مولانا محمد فرحت صابری صاحب (سیتامڑھی بہار)

علم وعمل اخلاق کا پیکر یہ برکاتی دولہا ہے
جیش ملت مست قلندر یہ برکاتی دولہا ہے

لوح جبیں پر شان ولایت کا یک نور چمکتا ہے
مرشد برحق مرد دلاور یہ برکاتی دولہا ہے

پیر طریقت مرشد برحق جیش ملت زندہ باد
سرکار طیبہ کی نچھاور یہ برکاتی دولہا ہے

ان کی عطا نیپال وہندوستان میں ہی محدود نہیں
فیض وکرم، رحمت کا سمندر یہ برکاتی دولہا ہے

آج بھی یہ برکاتی صدقہ بانٹ رہے ہیں لہنہ میں
مرشد برحق غوث کا مظہر یہ برکاتی دولہا ہے

جن کی کتاب زیست کا ہے ہر ایک ورق جگمگ جگمگ
عارف کامل دین کا رہبر یہ برکاتی دولہا ہے

جام مئے عرفاں پلاتے ہیں نگاہوں سے فرحتؔ
فیض کا دریا پیار کا ساگر یہ برکاتی دولہا ہے

اعلیٰ ہے کردار جیش ملت کا

از: مولانا محمد علی رضوی ضیائی سیتامڑھی (بہار)

اعلی ہے کر دار جیش ملت کا
شیدا ہے سنسار جیش ملت کا

یارب ہے بس ایک تمنا خواب میں ہی
پھر سے ہو دیدار جیش ملت کا

باد مخالف سے لڑ نے کی خاطر اب
بیٹا ہے تیار جیش ملت کا

صبر کی بارش کردے مولیٰ عاشق پر
غم سے ہے دو چار جیش ملت کا

روحانی فیضان ہے گر پانا تجھکو
نعرہ لگا صد بار جیش ملت کا

جتنے مخالف تھے رضوی ان میں اکثر
ہو گئے آخر کار جیش ملت کا



ہیں وفادار امام احمد رضا شیر نیپال

از: مولانا محمد فخر الدین حبیبی (جھارکھنڈ)

آپ نے جو خدمت اسلام ہے انجام دی
بالیقیں دے گا خدا اس کی جزا شیر نیپال

صرف شاعر ہی نہیں ہر شخص کہتا ہے یہی
سید العلما کا صدقہ کرعطا شیر نیپال

تیز آندھی میں جلا رکھے ہیں مسلک کا چراغ
ہیں وفادار امام احمد رضا شیر نیپال

دیکھنے سے یاد آجاتے ہیں اسلاف کرام
چلتے ہیں جب ہاتھ میں لے کر عصا شیر نیپال

جنتی مہمان سے اس وقت کم لگتے نہیں
زیب تن کرتے ہیں جب نورعبا شیر نیپال

آپ کو نظمی میاں نے آکے مارہرہ سے خود
جلسہ برکات میں اپنا کہا شیر نیپال



پیکر جود وسخا شیرنیپال

از: مولانا شکیل نانپوری

ہیں یقینا پیکر جود و سخا شیرنیپال
اس لئے تو ہر طرف ہے تذکرۂ شیرنیپال

اس میں کوئی شک نہیں ہے آپ ہیں نیپال میں
پاسبان مسلک احمد رضا شیرنیپال

آپ نے بھٹکے ہوئے انسان کو دکھلا دیا
جنت الفردوس والا راستہ شیرنیپال

آپ کی تقریر سے اور آپ کی تحریر سے
قصر باطل میں ہے آیا زلزلہ شیرنیپال

اہل سنت و جماعت کے سبھی افراد کو
غوث اعظم سے کرائے رابطہ شیرنیپال

آج سارے شاعروں کا بس یہی اعلان ہے
سید العلما کا صدقہ کر عطا شیرنیپال

تہنیت کے شعر لے کر آ گیا ہے یہ شکیلؔ
آپ کے دربار میں لینے دعا شیرنیپال

کتنا اونچا آپ کا ہے مرتبہ شیر نیپال

از: مولانا اصغر امام آسوی، مدھوا پور

کتنا اونچا آپ کا ہے مرتبہ شیرنیپال
ہر طرف ہے آپ ہی کا غلغلہ شیرنیپال

اس لئے تو تاجدار علم وفن کہتے ہیں سب
آپ علم و فضل کے ہیں جامعہ شیرنیپال

دشمنوں کے گھر میں سونامی لہر چلنے لگی
آپ کی محفل میں جب نعرہ لگا شیرنیپال

باغیان مسلک احمد رضا مبہوت ہیں
آپ کی صورت میں ہے وہ دبدبہ شیرنیپال

دل میں بغض مصطفیٰ لے کر جو مرگیا
اس کے پڑھتے ہی نہیں فاتحہ شیرنیپال

بالیقیں اس کو ملا ہے فیض مارہرہ شریف
جلسہ برکات میں جو آ گیا شیرنیپال

پوچھ لو تاج الشریعہ بھی یہی فرمائیں گے
ہیں امیر مسلک احمد رضا شیرنیپال

جس کو دیکھو کہہ رہا ہے آج لہنہ میں یہی
سید العلما کا صدقہ کر عطا شیرنیپال

بلبل باغ مدینہ بن گیا اصغر امام
بالیقیں یہ آپ ہی کی ہے عطا شیرنیپال



اہل سنت کے دلوں کی ہے صدا شیر نیپال

از: حافظ نور عالم برکاتی، روضہ شریف

اہل سنت کے دلوں کی ہے صدا شیر نیپال
ترجمان مسلک احمد رضا شیر نیپال

نجدیت کے شر سے بیشک وہ جگہ محفوظ ہے
جس جگہ بھی ہوگئے جلوہ نما شیر نیپال

اپنے مقصد میں یقینا ہوگیا وہ کامیاب
جو ہوا ہے آپ کا دل سے گدا شیر نیپال

بھر دیا آپ نے دامن، میں نے جب اتنا کہا
سید العلما کا صدقہ کر عطا شیر نیپال

حضرت نظمی میاں نے آپ سے فرمادیا
میں اور میری آل بھی تم پر فدا شیر نیپال

وہ محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہوگا حشر میں
جو رہے گا تیرے دامن میں یہاں شیر نیپال

آپ کا یہ نورؔ عالم کہہ رہا ہے بالیقیں
جس نے جو مانگا اسے تو نے دیا شیر نیپال

مسلک احمد رضا کی ہیں ضیا شیر نیپال

از: حافظ قمر رضا، مدھوبنی (بہار)

مسلک احمد رضا کی ہیں ضیا شیر نیپال
نجدیوں کے واسطے کلک رضا شیر نیپال

جتنے پھلواری کے ہیں گمراہ اور گمراہ گر
کردئے ہیں بند سب کا ناطقہ شیر نیپال

محفل برکات میں ہے دھوم ان کے نام کی
دیدیا ہے رب نے ایسا مرتبہ شیر نیپال

ازہری سرکار کے ہیں آپ منظور نظر
آپ کا شیدا زمانہ ہوگیا شیر نیپال

آپ مفتی اور مناظر اور فقیہ بے بدل
آپ کا فتویٰ ہے بے شک پر ضیا شیر نیپال

دیوبندی اور وہابی کانپتے ہیں نام سے
ان پہ قائم آپ کا ہے دبدبہ شیر نیپال

ہند کی دھرتی ہو یا نیپال یا ملک عرب
ہر جگہ ہوتا ہے شہرہ آپ کا شیر نیپال

دشمنوں کو آج یہ پیغام دیتا ہے قمر
ہیں بزرگوں کی وفا کا آئینہ شیر نیپال

آپ کا شیدا قمر کہتا ہے دل سے آج یہ
سید العلما کا صدقہ کر عطا شیر نیپال

(قمر بنارسی)



رتبہ ہے کتنا اونچا شیر نیپال کا

از: مولانا شکیل احمد برکاتی (نانپوری)

رتبہ ہے کتنا اونچا شیر نیپال کا
دیکھو جدھر ہے چرچا شیر نیپال کا

احمد رضا کے مسلک کے ترجمان ہیں یہ
ہوتا رہے گا چرچا شیر نیپال کا

احمد رضا کے نعرے سے ان کو پیار ہے
لگتا رہے گا نعرہ شیر نیپال کا

بر کاتی دولہا ہیں یہ ملک نیپال کے
کتنا بڑا ہے عہدہ شیر نیپال کا

اک بار جو بھی دیکھا دیوانہ بن گیا ہے
کتنا حسیں ہے چہرہ شیر نیپال کا

نیپال والے ہی بس شیدا نہیں ہے ان کا
بھارت بھی ہے دیوانہ شیر نیپال کا

مارہرہ والے ان کو اپنا بنا چکے ہیں
سمجھو اسی سے رتبہ شیر نیپال کا

علم و ادب کا مرکز لہنہ جو بن گیا ہے
یہ ہے شکیلؔ صدقہ شیر نیپال کا



وہ گھرانہ ہمارے جیش کا ہے

از: مولانا ممتاز احمد (نانپوری)

وہ گھرانہ ہمارے جیش کا ہے
عالمانہ ہمارے جیش کا ہے

ہر طرف سے صدا ہے اک آتی
دل دوانہ ہمارے جیش کا ہے

باغِ فردوس میں مکیں ہو کر
مسکرانا ہمارے جیش کا ہے

دلنشیں دیکھ لو زمانے میں
آستانہ ہمارے جیش کا ہے

قصرِ باطل پہ بھی علم اونچا
فاتحانہ ہمارے جیش کا ہے

شاہِ برکات کا نشیمن ہی
پیر خانہ ہمارے جیش کا ہے

صلح کلی کے واسطے نشتر
ہر نشانہ ہمارے جیش کا ہے

جھوم کر کہتا ہے زمانہ اب
یہ زمانہ ہمارے جیش کا ہے

ہوگا گمراہ نہ کبھی ہرگز
جو دوانہ ہمارے جیش کا ہے

بدعقیدوں سے کیا ہمیں لینا
دل ٹھکانہ ہمارے جیش کا ہے

دل پہ ممتاز ہر گھڑی میرے
حاکمانہ ہمارے جیش کا ہے



رضا کے شیر کا جو دل میں طغری لیکے بیٹھے ہیں

از: مولانا ممتاز احمد (نانپوری)

رضا کے شیر کا جو دل میں طغری لیکے بیٹھے ہیں
شہ برکات کا دامن میں صدقہ لیکے بیٹھے ہیں

بہے گا خون نظمی کا جہاں تیرا پسینہ ہو
نبی کی آل سے وہ ایسا رشتہ لیکے بیٹھے ہیں

کہیں یہ حافظ ملت ہمارے جیش ملت کو
مکمل فوج کی ہیبت یہ تنہا لیکے بیٹھے ہیں

مرید جیش ہوگا حشر میں میرے مریدوں میں
حسیں یہ وعدہ تاج الشریعہ لیکے بیٹھے ہیں

کریں گے پھلواری گمراہ کیسے ان دیوانوں کو
جناب جیش ملت کا جو شجرہ لیکے بیٹھے ہیں

یقیں ممتاز کو ہے کوئی بھی خالی نہ لوٹے گا
رضا کے فیض کا یہ ایسا دریا لیکے بیٹھے ہیں

تیسرا باب:

مناقب شیر نیپال علیہ الرحمہ

ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

از: مولانا فرحت صابری

بیشک ہے رب کا انعام ان پر، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر
کہتا رہے گا عاشق برابر ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

آنکھوں سے میری ہے اشک جاری، ہر دم رلاتی ہے بیقراری
بجلی گری ہے جذبات دل پر، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

لہنہ میں آئے لاکھوں دیوانے، پڑھ کے جنازہ قسمت جگانے
اے دل جنازے کا دیکھ منظر، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

مارہرہ کا جو فیضان لایا، ڈھونڈو کہاں ہے برکاتی دولھا
گریہ نہ کر تو اے قلب مضطر، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

فیضان والا ان کا سفر ہے، آقا کا روضہ پیش نظر ہے
پایا انہوں نے اعلیٰ مقدر، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

مقبول ان کی دینی ہے خدمت، سب کے دلوں میں ہیں جیش ملت
ان سے ملیں گے ہم روز محشر، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

قائم رہے جو حق پر ہمیشہ، چھوڑے نہیں وہ دینی فریضہ
انکے عدو کا دوزخ میں ہے گھر، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

جب تک یہ سورج گردش کرے گا، جیش رضا کا ڈنکا بجے گا
ان پر ہمیشہ ہے فضل داور، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر

نیپال کے چیف قاضی رہے وہ، رب کی رضا پر راضی رہے
وہ کہتا ہے فرحت مداح سرور، ہیں شیر نیپال جنت کے اندر



حضرت حیدر حسن کی دعا شیر نیپال

از: مولانا محمد فرقان فیضی، سرلاہی (نیپال)

عاشق شاہ ہدیٰ رب کی عطا شیر نیپال
حضرت حیدر حسن کی اک دعا شیر نیپال

تو نے پورے ملک میں لہرایا مسلک کا علم
اے فدائے حضرت احمد رضا شیر نیپال

آپ نے جو کردیا قائم ہے برکات النبی
اہل علم وفن کا وہ مرکز بنا شیر نیپال

رشک کرتی ہے زمین لہنہ جن کی ذات پر
ہاں یقینا ہے وہی مرد خدا شیر نیپال

ان کی تصنیفیں پڑھیں تو یہ سمجھ میں آ گیا
اہل فکروفن میں ہیں سب سے جدا شیر نیپال

آپ کے علم وعمل کا ایک سچا جانشیں
آپ کا بیٹا ضیاء المصطفے شیر نیپال

مرشد برحق تیری رحلت کی ملتے ہی خبر
ہر کسی کے دل کو اک جھٹکا لگا شیر نیپال

کس قدر عظمت کی حامل آپ کی ہے شخصیت
کرگیا ثابت جنازہ آپ کا شیر نیپال

غالبا ساڑھے گیارہ پیر کے دن رات کو
فیضی رب دوجہاں سے جاملا شیر نیپال



مرد حق شیر رضا سیدی شیر نیپال

از: مولانا محمد حبیب الرحمن زخمی سیتامڑھی (بہار)

عاشق خیر الوریٰ سیدی شیر نیپال
واصف شاہ ہدیٰ سیدی شیر نیپال

دست برکاتی سے جس نے جام الفت پی لیا
پر وانۂ شمس الضحیٰ سیدی شیر نیپال

جن کے سینے میں منور تھا چراغ قادری
دیوانۂ غوث الورٰی سیدی شیر نیپال

دینداری سے مزین تھی کتاب زندگی
پیکر صدق و صفا سیدی شیر نیپال

مسلک احمد رضا کی پاسبانی جس نے کی
مرد حق شیر رضا سیدی شیر نیپال

کر و فر شاہانہ جنکا،صورت جنکی بے مثال
ہر طرف ہے جنکا چرچا سیدی شیر نیپال

خوش نصیبی ہے یقیناً خوشنما نیپال کی
ایسی دولت پا گیا سیدی شیر نیپال

ساری دنیا کہ رہی ہے دار الا فناء کا چراغ
تھے سراج دار الا فناء سیدی شیر نیپال

یاد انکی آئے گی، دل سبھوں کا تڑپے گا
چھوڑ گئے سب کو اکیلا سیدی شیر نیپال

ان کے مرقد پر ہمیشہ برسے رحمت یا خدا
تیری قدرت کا کرشمہ سیدی شیر نیپال

زخمی پر فیضان انکا یا خدا جاری رہے
یادگار اولیاء سیدی شیر نیپال



صاحب عرفان تھے شیر نیپال

از: مولانا پھول محمد نعمت رضوی (سرلاہی، نیپال)

سنیت کی شان تھے شیر نیپال
ملک کی پہچان تھے شیر نیپال

عالم دیں مفتی قاضی لاجواب
علم وفن کی کان تھے شیر نیپال

تھے مدبر بھی مفکر بھی بڑے
حافظ قرآن تھے شیر نیپال

اک بڑی نعمت تھے سنی کے لئے
فخر ہندستان تھے شیر نیپال

مل گیا جن کے جنازے سے ثبوت
صاحب ایقان تھے شیر نیپال

احسن العلماء کے محبوب نظر
نوری فیضان تھے شیر نیپال

سیدالعلماء کے تھے وہ اعتماد
صاحب عرفان تھے شیر نیپال

جو کسی سے بھی نہ ہل پائے کبھی
ایسے اک چٹان تھے شیر نیپال

اہلسنت وجماعت کیلئے
آن تھے اور بان تھے شیر نیپال

شان انکی کیا ہو نعمت سے بیاں
فضل کے سلطان تھے شیر نیپال



تو نے ملت کو سنوارا

از: حضرت مولانا غلام رضا برکاتی

تو نے ملت کو سنوارا اے میرے شیرِ رضا
دین کا پرچم اٹھا یا اے میرے شیرِ رضا

بحرِ غم میں غرق ہیں حامیان اہل سنن
کون غم سے اب چھڑائے اے میرے شیرِ رضا

واصلِ حق تم ہوئے سارے جہاں کو چھوڑ کر
بلبلا اٹھا زمانہ اے میرے شیرِ رضا

ہاتھ شفقت کا رکھے گا کون اب سر پر میرے
اے میرے حامی و ناصر اے میرے شیرِ رضا

تیرے فتووں سے عیاں ہے جلوۂ احمد رضا
تو نے وہ جلوہ بکھیرا اے میرے شیرِ رضا

نور کی بارش ہو تیری قبر پہ صبح ومسا
اے میرے مرشد مربی اے میرے شیرِ رضا

اِک غلامِ رضآ بھی ہے تیرے در کا گدا
نظرِ رحمت ہو ادھر بھی اے میرے شیرِ رضا

بٹتا ہے صدقہ جیش ملت کا

از: بلال احمد برکاتی (دوحہ قطر)

جگمگ جگمگ کرتا ہے روضہ جیش ملت کا
اس دربار سے بٹتا ہے صدقہ جیش ملت کا

یوں تو لاکھوں بستی ہے اس ملک نیپال میں
لیکن سب سے اعلیٰ ہے لہنہ جیش ملت کا

پل میں شیدا ہو بیٹھا سب کچھ اپنا وار کر
ایک جھلک جو بھی دیکھا چہرہ جیش ملت کا

اس کا بیڑا پار ہے دونوں جہاں میں برکاتی
جس نے بھی پایا بیشک شجرہ جیش ملت کا

رجھم رجھم رحمت کی بارش ہونے لگتی تھی
جس جا پر بھی پڑتا تھا تلوہ جیش ملت کا

میری رب سے دعائیں ہیں اور یہی دل کی حسرت
شاد رہے آباد رہے کنبہ جیش ملت کا

لا سکتے ہو تو لاؤ کوئی بھی تم ایک مثال
جیسا تھا نیپال میں تقویٰ جیش ملت کا

مجھ کو بلالؔ برکاتی خوف نہیں ہے محشر کا
سر پر ہے کیونکہ میرے سایہ جیش ملت کا

بجتا ہے ڈنکا جیش ملت آپ کا

از: بلال احمد برکاتی (دوحہ قطر)

معترف ہے اک زمانہ جیش ملت آپ کا
اس لئے بجتا ہے ڈنکا جیش ملت آپ کا

کون اہل حق ہیں اور باطل پہ ہے کس کا عمل
کردیا ثابت جنازہ جیش ملت آپ کا

دیکھ کر حیرت زدہ ہیں نجدیت پھلواریت
رعب والا ہے جو چہرہ جیش ملت آپ کا

بن گیا پل میں دیوانہ بن گیا ہے وہ مرید
جس نے بھی دیکھا ہے جلوہ جیش ملت آپ کا

ہے بلالؔ ناتواں کے دل کی حسرت صبح وشام
دیکھ لے اک بار روضہ جیش ملت آپ کا



ہر چہار جانب بہار شیر نیپال سے ہے

از: بلال احمد برکاتی (دوحہ قطر)

چہار جانب جو دیکھتے ہو بہار شیر نیپال سے ہے
اسی لئے نجدیوں کے دل میں غبار شیر نیپال سے ہے

مہک رہے ہیں یہ دیں کے گلشن ہمال پربت ترائی میں جو
یقین مانو یہ سب کے سب لالہ زار شیر نیپال سے ہے

چمک رہے ہیں دمک رہے ہیں جو ممبر مصطفیٰ پہ دیکھو
یہ وارثین نبی کی بیشک قطار شیر نیپال سے ہے

ہمارے ملک نیپال میں جو یہ بول بالا ہے سنیوں کے
قسم خدا کی یہ سنیت کا وقار شیر نیپال سے ہے

مزار اقدس کو دیکھتے ہی سکون سب کو ملا ہے بیشک
دکھی دلوں کو اور عاشقوں کو قرار شیر نیپال سے ہے

بروز محشر بلال ہم کو نہیں ہے کوئی بھی خوف کیونکہ
بچا ہی لے گی ہمیں یہ نسبت کہ پیار شیر نیپال سے ہے



حافظ ملت کا جلوہ وہ مجاہد کا جمال

از: استاذ العلما حضرت مولانا غلام طٰہٰ صاحب (باڑالہوریا)

سوئے جنت چلدیئے سب کو اکیلا چھوڑ کر
رضوی مسلک سے یقینا دل کا رشتہ جوڑ کر

غم کا بادل چھا گیا اور سر سے سایہ اٹھ گیا
مہمان جنت بن گئے روح کو پر نور کر

نورانی صورت سیرت اعلیٰ ترجمان رضویت
برکاتی قوت رضوی طاقت نجدیت کو زیر کر

حافظ ملت کا جلوہ وہ مجاہد کا جمال
حشمت علی کی جاہ وحشمت باطلوں کو ڈھیر کر

حافظ ، قاری اور محدث مفتی عالم باکمال
اہل سنت کا مناظر نجدیوں کو توڑ کر

فکر اونچی سوچ اعلیٰ صاحب فکر ونظر
پاسبان سنیت سنیت معمور کر

تصنیف دلکش اور حسیں تحریر پیاری واہ واہ
گویائی قوت دلنشیں بزم کو مسحور کر

تقویٰ جنکا تھا یگانہ ، تھا تصلب بے مثال
با عمل عابد اور زاہد دل کو خود مسرور کر

دینی خدمت کر کے ہر سو شمع روشن کر دیا
حب آقا دے گئے نور سے پر نور کر

برکاتی میخانوں سے پی کر جام الفت بالیقیں
دین و دنیا کو سنوارا یا خدا مغفور کر

دلکش حسیں ملک نیپال جن پہ نازاں با خدا
ایسے محسن تھے یقیناً چلدیئے گلزار کر

اہلسنت کو عطا کر یا خدا نعم البدل
قائد ایسا بھیج کر غم کا بادل دور کر

لوح دل پر لکھ حمیدیؔ یاد انکی آئے گی
تھے وہ ایسے پیشوا دل میں تو اقرار کر



نجدیت کے لئے خونخوار ہیں شیر نیپال

نتیجہ فکر: مفتی محمد مشتاق احمد امجدی، ناسک (مہاراشٹر)

شاہ بطحا کے وفادار ہیں شیر نیپال
حفظ سنت میں جگر دار ہیں شیر نیپال

یار سرکار پیمبر کے ہیں جان ودل سے
کفر و بدعت پہ بڑا وار ہیں شیر نیپال

رازیٔ وقت تھے افکارونظر میں اپنے
ایسے پرواز میں پر دار ہیں شیر نیپال

ناصر وحامیٔ اسلام مناظر دیں کے
حق کی آواز گرج دار ہیں شیر نیپال

یاس کو پاس کبھی آپ نے آنے نہ دیا
مرد میدان وفتح دار ہیں شیر نیپال

پاک برکات اور بغداد کی نسبت والے
نسبتوں کے گل گلزار ہیں شیر نیپال

آج تک سب کی زبانوں پہ ہے جاری ساری
نجدیت کے لئے خونخوار ہیں شیر نیپال

لب ہلادیں اگر، کھل جائیں قرآن و سنت
ایسے مشتاق گہر بار ہیں شیر نیپال

وہ جلوہ جیش ملت کا

نتیجۂ فکر: ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی (تاراپٹی، نیپال)

نہیں ہٹتا نگاہوں سے ہے چہرہ جیش ملت کا
کہ ایسا نور والا تھا وہ جلوہ جیش ملت کا

بہے گا خوں وہاں میرا میاں نظمی نے فرمایا
گرے گا جس جگہ پر بھی پسینہ جیش ملت کا

کرے کوشش ہزاروں بار گرانے کی کوئی سن لے
رہے گا اوج پر لیکن ہاں رتبہ جیش ملت کا

یقینا لال قلعہ اور تاج محل کو بھول جاؤ گے
جو دیکھو گے اگر لہنہ میں روضہ جیش ملت کا

ضیاء گنبد خضریٰ لئے لہنہ کی دھرتی پر
قمر کے مثل چمکے گا ہاں قبہ جیش ملت کا

بلالؔ خستہ نے کی بوالعطرؔ کے اشعار پر کوشش
کہ میں بھی ہوں اور اک یہ بھی دیوانہ جیش ملت کا



ہر طرف ہے بول بالا جیش ملت کا

ازقلم: مولانا محمد عیسیٰ قادری رونق مصباحی
مہوتری (نیپال)

جہاں میں ہر طرف ہے بول بالا جیش ملت کا
زبانِ خلق پر ہے خوب چرچا جیش ملت کا

یہ فیضانِ بریلی اور مارہرہ کی برکت ہے
جسے دیکھو وہی ہے دل سے شیدا جیش ملت کا

گلے شکوے بُھلا کر ہو گئے دشمن بھی شیدائی
جو دیکھا چاند کے مانند چہرہ جیش ملت کا

اسی جانب دِوانے دوڑ پڑتے تھے محبت سے
ہوا کرتا تھا جس جانب اشارہ جیش ملت کا

بوے علمِ رضا آتی ہے ان کے جملے جملے سے
مَیں پڑھتا ہوں کبھی جو کوئی فتویٰ جیشِ ملت کا

رضا کے شیر تھے ایسے نکل پڑتے وہ جس جانب
دیارِ غیر بھی ہوتا علاقہ جیش ملت کا

بفیضِ پیر و مرشد تھا بڑا مضبوط و مستحکم
بریلی اور مارہرہ سے رشتہ جیش ملت کا

کلیجے مُنھ کو آئے اور آنکھیں بھی ہوئیں پرنم
لحد کی سمت جب نکلا جنازہ جیش ملت کا

نہ بھولے گا کوئی نجدی وہابی ہے یقیں مجھ کو
لگا رخسار پر ایسا طمانچہ جیش ملت کا

تلمّذ کا شرف گرچہ نہ مل پایا تجھے رونق
بفضل رب مگر پایا زمانہ جیشِ ملت کا



ہم سنیوں کی جان ہیں شیر نیپال آپ

از: مفتی محمد کلام الدین نعمانی مصباحی

(مہوتری نیپال)

ملت کے پاسبان ہیں شیر نیپال آپ
ہم سنیوں کی جان ہیں شیر نیپال آپ

عشق نبی کا جس نے پڑھایا ہمیں سبق
وہ علم کے جہان ہیں شیر نیپال آپ

مانے نہ مانے کوئی ہمارا ہے عقیدہ
ہم سب کے درمیان ہیں شیر نیپال آپ

احمدرضا و مفتی اعظم کے آج بھی
مسلک کے ترجمان ہیں شیر نیپال آپ

سارا نیپال کیوں نہ کریں ناز آپ پر
اس سرزمیں کی شان ہیں شیر نیپال آپ

اپنی عنایتوں کا شرف کرتے ہیں عطا
ہم سب پہ مہربان ہیں شیر نیپال آپ



فقیرِ درِ مصطفیٰ جیش ملت

از: مولانا شکیل احمد برکاتی نانپارہ (انڈیا)

فقیرِ درِ مصطفیٰ جیشِ ملت
ہیں فیضانِ غوث و رضا جیشِ ملت

ہیں مرشد کی چشمِ عطا جیشِ ملت
ہیں برکاتیت کی ضیا جیشِ ملت

مخالف کی آنکھوں پہ پٹّی پڑی ہے
وہ سمجھے گا کیا مرتبہ جیشِ ملت

تمہارے جنازے کو جس نے بھی دیکھا
بہت زیادہ حیران تھا جیشِ ملت

تمہارے جنازے میں اہلِ وفا کا
تھا سیلاب اترا ہوا جیشِ ملت

جنازے کی شرکت سے جس نے بھی روکا
نہ تھی اُس کے اندر حیا جیشِ ملت

ہے مردِ جَری اور شیرِ رضا بھی
مِرا جیشِ ملت مِرا جیشِ ملت

ترے جیسا مفتی ترے جیسا قائد
نہ نیپال کو ہے مِلا جیشِ ملت

شکیلؔ آج امیّد لے کر ہے آیا
کرو اِس پہ کِرپا، دَیا جیشِ ملت



ہر سو ہے چرچا شیر نیپال کا

از: مولانا محمد شعبان رضا برکاتی (لہنہ شریف)

آپ کا ہر سو ہے چرچا اے میرے شیر نیپال
ہر طرف بجتا ہے ڈنکا اے میرے شیر نیپال

فیض مارہرہ کا لے کر ہر گھڑی نیپال میں
بانٹتے ہیں خوب صدقہ اے میرے شیر نیپال

حضرتِ نظمی میاں نے صاف یہ فرمادیا
آپ ہیں برکاتی دولہا اے میرے شیر نیپال

سید العلماء کے فیض پاک سے مرشد مرے
آپ کا ہے بول بالا اے میرے شیر نیپال

جس نے صلح کلیت میں کردیا ہے زلزلہ
آپ کا ہے نام ایسا اے میرے شیر نیپال

مسلک احمد رضا کے ترجماں، سچے نقیب
چرخِ ملت کا ستارہ اے میرے شیر نیپال

آپ کے شعبانؔ نے لکھی ہے جو یہ منقبت
ہے کرم کا ہی اشارہ اے میرے شیر نیپال

سرچشمہ فیض غوث ورضا دربار ہے جیش ملت کا

از: مولانا رحمت برکاتی لوہار پٹی، نیپال

سرچشمہ فیض غوث و رضا دربار ہے جیش ملت کا
اس واسطے اتنا شادابی گلزار ہے جیش ملت کا

صدیق و عمر عثمان و علی شیخین کے عشق و محبت سے
اللہ قسم دل ہر لمحہ سر شار ہے جیش ملت کا

چشمان محبت سے ان کو جو دیکھ لے انکا ہو جائے
شک اس میں نہیں ہے کچھ ایسا کردار ہے جیش ملت کا

نیپال میں ثانی ہے نہیں کیا پیش کروں میں مثالوں میں
ہر فن میں اونچا اور اعلٰی معیار ہے جیش ملت کا

کوئی حافظ کوئی قاری ہے کوئی عالم کوئی علامہ
آقا کے کرم سے پڑھا لکھا گھر بار ہے جیش ملت کا
جو لوگ جنازے میں آئے وہ دیکھ کے بولے برجستہ
تاریخی جنازہ مدحت کا حقدار ہے جیش ملت کا

ہاں مسلک اعلی حضرت کی ترویج و تحفظ کی خاطر
جان اپنی لٹانے کو شیدا تیار ہے جیش ملت کا

نیپال ہو چاہے بھارت ہو جس سمت نگاہ اُٹھتی ہے
ان دونوں ملکوں میں ہر سو میخوار ہے جیش ملت کا

موجودہ نسلیں بولیں گی یہ فخریہ لہجے میں اک دن
ہم نے بھی کیا ماشاء اللہ دیدار ہے جیش ملت کا

بس ایک وضو میں پورا پڑھا قرآن در آقا کے قریں
یہ کتنا انوکھا چاہت کا اظہار ہے جیش ملت کا

گر ترچھی نظر سے دیکھے گا حاسد تو گرے گا دھم سے وہیں
اے رحمت اونچا فیض کا یوں مینار ہے جیش ملت کا



کیا گھرانہ ہمارے جیش کا ہے

از:مولانا ممتاز قادری نانپوری

کیا گھرانہ ہمارے جیش کا ہے
عالمانہ ہمارے جیش کا ہے

دل دوانہ ہمارے جیش کا ہے
دل ٹھکانہ ہمارے جیش کا ہے

باغِ فردوس میں مکیں ہو کر
مسکرانا ہمارے جیش کا ہے

دلنشیں دیکھ لو زمانے میں
آستانہ ہمارے جیش کا ہے

قصرِ باطل پہ بھی علم اونچا
فاتحانہ ہمارے جیش کا ہے

شاہِ برکات کا نشیمن ہی
پیر خانہ ہمارے جیش کا ہے

صلح کلی کے واسطے نشتر
ہر نشانہ ہمارے جیش کا ہے

جھوم کر کہتا ہے زمانہ اب
یہ زمانہ ہمارے جیش کا ہے

ہوگا گمراہ نہ کبھی ہرگز

جو دوانہ ہمارے جیش کا ہے
دل پہ ممتاز ہر گھڑی میرے
حاکمانہ ہمارے جیش کا ہے



کیا بتائیں تمہیں کیا ہیں شیرِ نیپال

از: مولانا ممتاز قادری نانپوری

کیا بتائیں تمہیں کیا ہیں شیرِ نیپال
وارثِ مسندِ علم و فضل و کمال
کیا زمانے میں ہے کوئی ان کی مثال
وہ ہیں شیرِ نیپال وہ ہیں شیرِ نیپال

●

عالم باعمل صاحب خوش خصال
معتمد اپنا کہتے ہیں آقا کی آل
بد عقیدوں سے کرتے رہے وہ جدال
وہ ہیں شیرِ نیپال وہ ہیں شیرِ نیپال

●

ہیں عطائے رضا، پاک فکرو خیال
زہد و تقوی میں بھی ہے نہ کوئی مثال
فخر جن پر کرے سارا ہند و نیپال
وہ ہیں شیرِ نیپال وہ ہیں شیرِ نیپال

●

زندگی جن کی ممتاز ہے عبقری
فخر کرتی ہے جس ذات پر رہبری
فیض سید نے جن کو کیا با کمال
وہ ہیں شیر نیپال وہ ہیں شیرِ نیپال

جھوم کر گا رہا ہے زمانہ شیر نیپال کا ہوں دیوانہ

از: مولانا ممتاز قادری نانپوری

جھوم کر گا رہا ہے زمانہ شیر نیپال کا ہوں دیوانہ
نجدیو تم نہیں پاس آنا شیر نیپال کا ہوں دیوانہ

●

ممتاز و منفرد تھے وہ جاہ و جلال میں
برکاتی حسن تھا عیاں انکے جمال میں
لائے کوئی تو ڈھونڈ کے ملک نیپال میں
چھائے ہوئے ہیں اس لئے فکر و خیال میں
فخر سے کہہ رہا ہے زمانہ
شیر نیپال کا ہوں دیوانہ

●

نظمی میاں کی جان ہیں اختر رضا کی شان
نیپال ملک میں بنے اسلاف کے نشان
نجدی وہابیوں کیلئے تیر در کمان
رہبر ہیں سنیوں کے مسلک کے پاسبان
ناز جس پر کرے قائدانہ
شیر نیپال کا ہوں دیوانہ

●

اعلی رفعت ہیں اور وہ ہیں شاہ ذی وقار
فکر رضا کا جس نے اونچا کیا مینار
جن کا رہا ہے مسلک احمد رضا شعار
جس در پہ خم جبین کریں آ کے تاجدار
ہے بڑا محتشم آستانہ
شیر نیپال کا ہوں دیوانہ



فرق جن کے تھا نہیں فعل وقال میں
ہیں تنہا فوج حافظ ملت کے قال میں
ممتاز لاجواب تھے خُلق و خِصال میں
ثانی نہیں ہے کوئی بھی فضل و کمال میں
ہے فدا اس لئے تو زمانہ
شیر نیپال کا ہوں دیوانہ

❁

چوتھا باب:

کشف وکرامات حضور شیر نیپال

جولوگ اپنے تمام معاملات اللہ کے حوالے کردیتے ہیں،عبادت وریاضت اور خدمت خلق کا فریضہ للّٰہیت وخلوص کے ساتھ انجام دیتے ہیں،جوعفت و پارسائی اور تقویٰ وطہارت کواپنا شیوہ بنالیتے ہیں تو انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ بہت ہی اونچااورارفع و اعلیٰ مقام عطا فرمادیتا ہے۔خلقِ خدا کی نگاہوں میں بھی ان کی عزت وتوقیر بڑھ جاتی ہے۔ان پر اللہ تعالیٰ کی عنایات اور کرم کی بارشیں برسنے لگتی ہیں۔وہ اللہ کے ولیوں میں داخل کردئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی زبان میں ایسی تاثیر عطا فرمادیتا ہے کہ وہ جو کہہ دیں اللہ رب العزت اسے پورا کردیتا ہے،جس کے لئے دعائیں کردیں اللہ قبول فرماتا ہے۔ایسے اللہ والوں سے عجائب ومحیرات العقول کا ظہور ہونے لگتا ہے،جسے کرامت بھی کہا جاتا ہے۔بلاشبہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے ولایت کا مقام ومنصب عطا فرمایا تھا اور آپ کی زبان میں تاثیر رکھی تھی اور اللہ کے فضل وعطا سے آپ ولی باکرامت اور صوفی کاشف احوال تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ استقامت علی الحق اور اعتصام بالسنۃ کی دولت بے بہا سے نوازے گئے تھے۔اس حوالے سے کچھ رقم کرنے سے قبل کرامت کے حوالے سے کچھ قلم بند کیا جاتا ہے پھر چند کرامات حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ بھی۔حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

”زمانہ نبوت سے آج تک کبھی بھی اس مسئلہ میں اہل حق کے درمیان اختلاف نہیں ہوا کہ اولیاء کرام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں للہ والوں کی کرامتوں کا صدور وظہور ہوتا رہا اور ان شاء اللہ قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔بلکہ ہمیشہ اولیاء کرام سے کرامات صادر وظاہر ہوتی رہیں گی۔اور اس مسئلہ کے

دلائل میں قرآن مجید کی مقدس آیتیں اور احادیث کریمہ نیز اقوال صحابہ وتابعین کا اتنا بڑا خزانہ اوراق کتب میں محفوظ ہے کہ اگر ان سب موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے تو ایک ایسا گراں قدر وبیش قیمت ہار بن سکتا ہے جو تعلیم و تعلم کے بازار میں نہایت ہی انمول ہوگا اور اگر ان منتشر اوراق کو صفحات قرطاس پر جمع کر دیا جائے تو ایک ضخیم و عظیم دفتر ہو سکتا ہے۔

کرامت کیا ہے: مومن متقی سے اگر کوئی ایسی نادر الوجود وتعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

(کرامات صحابہ ص ۲۰)

کرامت کی قسموں کی تعداد تقریبا سو سے زائد ہیں جنہیں علامہ تاج الدین سبکی نے اپنی کتاب ''طبقات'' میں ذکر کیا ہے۔ان میں سے ایک قسم شفائے امراض اور ایک قسم قبولیت دعا ہے۔

ولی کے لئے کرامت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔یعنی ایسا نہیں کہ اگر کسی بزرگ سے کرامت کا ظہور نہ ہو تو اسے ولی نہ کہا جائے۔ ولی ہونے کے لئے تقویٰ، طہارت، اتباع شریعت وسنت کافی ہے۔قرآن میں ولایت کے لئے تقویٰ کو ہی مدار و میزان ٹھہرایا ہے۔ان اولیاء ہ الا المتقون۔یعنی اللہ والے تو متقی اور پرہیز گار ہی ہوتے ہیں۔اور استقامت کو کرامت پر فوقیت وترجیح دی گئی ہے۔مقولہ مشہور ہے ''الا ستقامۃ فوق الکرامۃ'' جو تقویٰ وطہارت، زہد وورع اور اتباع شریعت وسنت کو اختیار کرتا ہے اللہ اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرما دیتا ہے اور اسے معرفت کے نور سے مالا مال فرماتا ہے۔

حضرت سیدی ابو العباس احمد بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

https://barkatussunah.com/

من الزم نفسه آداب الشریعة نور الله تعالیٰ قلبه بنور المعرفة ولامقام اشرف من مقام متابعة الحبیب ﷺ فی اوامره و افعاله واخلاقه۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۲۱ ص ۵۱۲)

یعنی جو خود کو آداب شریعت کا پابند بنالے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو معرفت کے نور سے منور فرمادیتا ہے اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معظم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام، افعال و عادات سب میں حضور کی پیروی کی جائے۔ اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ بندۂ مومن فرائض کے بعد سنن ونوافل کا اہتمام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ کا اتنا قریب بنالیتا ہے کہ اس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پیر میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت ظاہر فرمادیتا ہے۔ (مفہوم)

تو جب بندہ اس مقام پر فائز ہوجاتا ہے تو اس سے ایسے ایسے محیر العقول اور عجیب وغریب باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں کہ انسانی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں اور جنہیں عرف شرع میں کرامت سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان محیر العقول اور خارق عادت افعال سے حق وصدات کا اظہار ہوتا، دین کی اشاعت ہوتی ہے، حقانیت کی روشنی حق کے متلاشیوں کو ملتی ہے اور متمردین ومتعاندین کے تمرد وعناد کا مداوا بھی اور خلق خدا کو نفع بھی۔

الحمد للہ ہم نیپال کی جس عظیم شخصیت کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کرنے جارہے ہیں اللہ رب العزت نے اس مایہ ناز اور سرمایہ افتخار اہل سنت کو اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ اور تاجدار بغداد حضور غوث صمدانی، محبوب جیلانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل کرامت سے بھی نوازا ہے اور آپ یقینا بفضلہٖ تعالیٰ صاحب کرامت، مستجاب الدعوات ولی صفت ہی نہیں بلکہ ولی کامل عالم دین اور فقیہ متورع تھے اور آپ کی سب سے بڑی کرامت سنتوں پر عمل اور شریعت پر استقامت تھی اور اس سے بڑھ کر کوئی کرامت ہی نہیں۔ جیسا کہ اصفیاء کرام

سے منقول ہے: الاستقامة فوق الکرامة۔

(تفسیر مظہری ج ۳ ص ۴۹۳)

جو کرامتیں آپ سے صادر ہوئی ہیں ان میں سے چند کی طرف فقیر سراپا تقصیر بس اشارہ پر ہی اکتفا کرتا ہے تفصیل کے لئے مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی کی تالیف ''تعلیمات وکرامات شیر نیپال'' کا مطالعہ کریں جو اس فقیر سے استفادہ کر کے ترتیب دی گئی ہے اور ان اشارات کی تفصیل کر دی ہے جو اس کتاب میں کئے گئے ہیں۔ ہاں اشارات کے بعد یہاں بھی دو چند کرامات قدرے تفصیل سے بیان کئے جائیں گے۔

حضور شیر نیپال کی کرامات میں سے ہے کہ (1) آپ کی دعا سے بیماروں کو شفا ملی ہے، (2) کم کھانا آپ کی دعا اور نظر کرم سے کثیر افراد کے لئے کافی ہوا، (3) دعا کر دی تو پیٹ کے جس حمل کے بارے میں ڈاکٹر و یڈ یو ایکسرا کے ذریعہ بتایا کہ بیٹی ہے تو آپ کی نظر ولایت سے اللہ نے بیٹی کو بیٹا سے تبدیل فرما دیا، (3) پریشان حال کے لئے دعا کر دی تو مصیبتوں سے آزاد ہو گیا اور آج ایک متمول دیندار مسلمان کی حیثیت سے خوشحالی کی زندگی گذار رہا ہے۔ (4) ایک پریشان حال باپ نے موت وزیست سے لڑنے والے نومولود بیٹے کے لئے دعا کی عرضی کی تو اسے شفا مل گئی۔ (5) لہان کے ایک شخص نے عرض کی حضور میرا پوتا پڑھنے نہیں جاتا ہے اس کے لئے دعا کر دیں، آپ نے دعا کر دی تو اس شخص کا بیان ہے کہ وہ بچہ جب تک مدرسہ پڑھنے کے لئے چلا نہیں جاتا اسے چین وسکون نہیں ملتا۔ (6) ایک شخص نے عرض کی میرا بیٹا ایس، ایل، سی کر چکا ہے مگر کوئی کام نہیں کر رہا ہے، آپ نے اس کے لئے دعا کر دی کچھ ہی دنوں کے بعد اس نے کاروبار شروع کر لیا۔ (7) ایک مرید پر دشمنوں نے پیچھے سے خنجر سے وار کیا تو یا شیخ المدد کہا تو کہتے ہی جان بچ گئی اور اس خنجر سے حملہ آور خود زخمی ہو گیا۔ (8) کھریانی کا ایک شخص مالی اعتبار سے پریشان تھا آپ کی دعا سے اس کی پریشان دور ہو گئی اور مالی اعتبار سے ابھی وہ بہت مضبوط ہے۔ (9) ایک لڑکا جس کے گھٹنے میں

تقریبا ایک ڈیڑھ سال سے شدید درد تھا دعا کردی تو فورا شفا مل گئی اور یہ کہتے ہوئے واپس ہوا کہ اب درد بالکل ختم ہوگیا۔(10)ایم پی کے ایک شخص جس پر غلط الزام لگا کر جیل کروادیا گیا تھا جسے پھانسی ہونے والی تھی ایک نقش عطا فرمادی تو پھانسی کی سزا سے بچ گیا اور قید و بند کی صعوبتوں سے رستگاری مل گئی۔(11)لہان کی ایک افتادہ زمین کے بارے میں اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ یہ زمین لےلو فائدہ ہوگا،اس نے عرض کی حضور روپے نہیں ہے آپ نے فرمایا لےلو فائدہ میں رہوگے،اس نے لے لی آج اس زمین کی قیمت کروروں ہے۔(12)روضہ گڑھی کی ایک بانجھ عورت کے لئے دعا کردی جو اولاد سے بالکل محروم ہوچکی تھی آپ کی دعا سے اللہ عزوجل نے اسے اولاد نرینہ عطا فرمایا۔(13)ایک شخص جس کا پورا محلہ مخالف تھا اور اس پر طرح طرح کے جھوٹے الزامات لگا کر اسے بدنام کرنے کی سازشیں رچی جارہی تھیں،اس کے لئے دعا کردی اور فرمایا کہ اللہ آپ کو بلند و باعزت رکھے آج وہی لوگ جو مخالف تھے اس کے حمایتی ہوگئے۔(14)ایک شخص نے آپ کو برا بھلا کہا اور کسی شخص کے اکسانے پر آپ کی شان میں توہین کی تو وہ شخص کینسر کی بیماری میں مبتلا ہوکر لقمہ اجل ہوگیا،جس کی موت دوسروں کے لئے عبرت بنی اور ہر ایک نے یہی کہا کہ اس پر یہ عذاب اس لئے نازل ہوا ہے کہ اس نے چوراہے پر لوگوں کی موجودگی میں ولی باکمال حضور شیر نیپال کی توہین کی تھی۔(15) ایک شخص نے گستاخی کی تو اس کا منہ ٹیڑھا ہوگیا پورے بدن میں قابل نفرت داغ ونشانیاں پیدا ہوگئیں اور آج جو بھی اسے دیکھتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ یہ شیر نیپال کی توہین و گستاخی کی سزا ہے۔

اس طرح کے کئی ایک واقعات ہیں یہ تو ایک اشاریہ ہے۔یقینا آپ ان اللہ والوں میں سے تھے جنہیں دیکھنے کے بعد خدا یاد آجاتا ہے،جن کی علامت یہ بتائی گئی کہ اذا رؤا ذکر اللہ''اللہ کے ولی وہ ہوتے ہیں جنہیں دیکھنے کے بعد خدا یاد آجائے۔اللہ اپنے ولیوں کے چہروں کو اپنے نور و جمال بے مثالی کا مظہر بنادیتا ہے،جس نور کے لمعہ و

تابانی سے دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ بخدا یہ نورانی چہرہ تو اللہ والے کا ہے۔اللہ والے کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ ان کی محفل میں بیٹھو تو خدا کا ذکر زبان پر جاری ہوجائے یہ بات مستفاد ہے ''اذا رؤا ذکر اللہ'' سے۔یعنی اللہ والے وہ ہوتے ہیں جنہیں دیکھو تو خدا کا ذکر کیا جائے۔

میرا خود مشاہدہ ہے کہ بتاریخ ۸؍ذی القعدہ ۱۴۳۷ھ،مطابق ۱۳؍اگست ۲۰۱۶ء،۲۹؍گتے ساون ۲۰۷۳ بکرمی کولہان میں ''رحمت خدا کانفرنس'' منعقد ہوئی جس میں صدر و سرپرست کی حیثیت سے حضور مدعو تھے۔آپ کو لانے کے لئے ایک نئی گاڑی خانقاہ برکات لہنہ شریف بھیج دی گئی،ساتھ میں فقیر اور جناب عبدالمنان خان صاحب بھی تھے،عصر کی نماز پڑھ کر حضرت گاڑی میں بیٹھے،سوار ہوتے وقت سوار ہونے کی دعا پڑھی اور آپ ذکر اللہ میں مصروف ہوگئے۔یہ منظر دیکھ کر جو لوگ گاڑی میں تھے سبھوں کی زبان پر ذکر اللہ جاری ہوگیا۔اس دن مجھے سمجھ میں آیا کہ حدیث رسول''اذا رؤا ذکر الله '' کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔اور ایسے ہی بندگان خدا کے حوالے سے مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مثنوی میں لکھا ہے ؎

بشکل شیخ دیدم مصطفی را
ندیدم مصطفی را بل خدارا

مارچ ۲۰۱۳ء کو حضور شیر نیپال نیج میں تشریف لائے ہوئے تھے،آپ کے ساتھ آپ کے خلف اصغر حضرت حافظ وقاری مولانا محمد فداء المصطفیٰ برکاتی اور بھی کئی خدام تھے،آپ نے اس فقیر کو یاد فرمایا،نیج شہر سے دوسو باون کلومیٹر کا فاصلہ تھا جمعرات کی شب تھی،مولانا فداء المصطفیٰ کا فون آیا کہ حضرت آپ کو یاد فرما رہے ہیں ،رات میں کوئی گاڑی نہیں تھی میں نے عرض کی کل ان شاء اللہ حاضری ہوگی،جمعہ کی نماز پڑھی،بس کا پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ رات میں بس ہے،ٹکٹ دن ہی میں لے لی اور

رات کو بس پکڑ کر علی الصباح خدمت شیخ میں حاضر ہو گیا۔جس وقت حاضر ہوا آپ تمام اوراد و وظائف سے فراغت کے بعد آرام فرما رہے تھے،ابھی کچھ دیر ہوئے تھے آرام کئے ۔میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ نیند میں خلل ہو،ارادہ کیا کہ کچھ دیر رکا جائے مگر پھر خیال آیا کہ آپ نے یاد فرمایا تھا اس لئے خادم سے کہا حضرت کو بیدار کر دو،خادم میں ہمت نہیں ہو رہی تھی ،میں نے کہا بیدار کرو کچھ نہیں کہیں گے ،بڑی ہمت کر کے بیدار کیا حضرت نے آنکھ کھول دی ،میں نے بلا وقفہ قدم بوسی اور دست بوسی کا شرف حاصل کیا،آپ کے چہرے پر بشاشت تھی ،خوشی تھی اور لبوں سے ماشاء اللہ اور دعائیہ کلمات تھے۔خیر وخبر دریافت کی اور پھر نمکین وغیرہ جو اس وقت حجرہ میں حاضر تھا دستر خوان بچھوا کر لگوا دیا اور پھر گویا ہوئے کہ کچھ لے لیں ،کچھ تبرک سمجھ کر کھایا اور پھر تھوڑی دیر بعد چائے بھی منگوا دی ،میں نے چائے پی لی اور پھر آپ نے فرمایا طویل سفر کر کے آئے ہیں پہلے کچھ دیر آرام کر لیں ،حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک حجرہ میں جا کر آرام کرنے لگا۔

دو گھنٹہ آرام کرنے کے بعد جب بیدار ہوا تو فریش ہو کر خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو اس فقیر کا منتظر پایا۔پھر گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا،موقع کو غنیمت جانا اور کاغذ قلم بیگ سے نکالا اور عرض کی کہ کچھ املا کروا دیں،آپ نے کنز الایمان شریف منگوا کر چند آیات مع ترجمہ املا کروایا اور پھر چند آحادیث بھی ،موضوع تھا'' حضور کی اطاعت کی اہمیت اور نافرمانی و گستاخی کا انجام''،مکمل ہونے کے بعد جو آپ نے املا کروایا تھا اسے'' توہین رسول سنگین جرم'' کے نام سے رسالہ مرتب ہوا اور فقیر نے اپنی کوشش سے ہندی اور اردو میں چھپوایا۔

ابھی آپ سے گفتگو چل ہی رہی تھی ،آپ کچھ لکھوا ہی رہے تھے کہ کچھ عقیدت مند راجستھان سے حاضر ہوئے ،سلام وکلام ہوا،سب کے لئے آپ نے چائے ناشتہ کا انتظام کروایا ۔ دوران گفتگو ان لوگوں نے تعویذ عطا کرنے کی درخواست کی اور پھر عرض گذار ہوئے کہ حضور آپ نے ایک صاحب کو جسے پھانسی کی سزا ہونے والی تھی جو تعویذ دی تو

آپ کی دعا اور تعویذ کی برکت سے اس آدمی کی سزا ٹل گئی اور وہ شخص پھانسی سے بچ گیا۔ اسی لئے ہم لوگ آپ سے اور تعویذ لینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔آپ نے ان سب کو دعائیں بھی دیں اور جاتے وقت سب کو تعویذ بھی دی۔

دل کا مریض صحیح ہو گیا:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی ایک کرامت کا ذکر تلمیذ حضور شیر نیپال، خلیفہ حضور محدث کبیر حضرت مولانا مفتی محمد رحمت علی امجدی برکاتی (ناسک) فرماتے ہیں:

بتاریخ ١٤ نومبر ٢٠٢٠ء کو پہلا سالانہ عرس حضور شیر نیپال کے موقع پر قصبہ سکینہ کی مدینہ مسجد میں محب گرامی قدر حضرت مولانا عبد الرشید صاحب کی دعوت پر فقیر محمد رحمت علی امجدی کو تقریر کے لئے جانے کا اتفاق ہوا، جس میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے مریدین و معتقدین اپنے پیر کی بارگاہ میں خراج عقیدت و محبت پیش کرنے کے لئے اچھی خاصی تعداد میں جمع ہوئے۔ پروگرام طے شدہ وقت پر کامیابی سے ہم کنار ہوا۔

پروگرام کے بعد جب سکینہ سے ناسک کے لئے گاڑی روانہ ہوئی تو دوران سفر حضور شیر نیپال کے جاں باز مرید جناب عبد الحمید صاحب ساکن سکینہ اپنا واقعہ مجھ سے سنانے لگے کہ ٢٠١٥ء میں ایک مرتبہ میں اندور سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ناسک آرہا تھا اسی دوران مجھ پر دل کا دورہ پڑا، ناسک آنے کے بعد دل کے ماہر ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق رپورٹ نکلوایا، رپورٹ کئی ایک ماہرِ امراض قلب ڈاکٹروں کو دکھایا، دیکھنے کے بعد سب نے یہی کہا کہ ٩٠/نوے فیصد تین نسین جام ہو چکی ہیں اس لئے آپ کو آپریشن کرانا ہی ہوگا۔ڈاکٹروں نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر آپ کا آپریشن نہیں کیا گیا تو کچھ گھنٹوں کے بعد جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔میں ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق آپریشن کے لئے تیار نہیں ہوا اور آپریشن نہیں کرایا، بلکہ مجھے اپنے پیر پر کامل یقین تھا کہ ان کی دعاوں سے میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔چنانچہ اسی

زمانے میں میرے پیر حضور شیر نیپال کی سکینہ آمد ہوتی ہے، بارگاہ شیخ میں حاضر ہوکر صحت یابی کے لئے درخواست کی، حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی اور پانی پر دم کرکے دینے کے بعد فرمایا پانی پیتے رہنا اور فرمایا عبد الحمید تم ان شاءاللہ عزوجل آپریشن کے بغیر ٹھیک ہوجاؤ گے۔الحمدللہ میرے پیر کے دعا فرمانے کے بعد سے لیکے اب تک ۵ /سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک میں صحت مند ہوں۔

مذکورہ بالا واقعہ سے معلوم ہوا کہ آپ مستجاب الدعوات بھی تھے اور جو بول دیتے تھے وہ بات پوری ہوجاتی تھی اور کیوں نہ ہو کہ اللہ والوں کی یہی شان ہوتی ہے ؎

جو ان کے منہ سے نکلا وہ بات ہوکے رہی
کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

جھوٹے مقدمہ سے رہائی:

حضرت مولانا عبدالجبار منظری صاحب اپنی کتاب نقوش حیات میں لکھتے ہیں:

سالوں پہلے کی بات ہے کہ حضرت کے ہمراہ عرس ماہرہ شریف میں شرکت کے بعد واپسی پر مہسول چوک سیتامڑھی پہنچا، صبح کا وقت تھا۔ایک آدمی حضرت سے آکر ملا اور چائے نوشی کی گزارش کی تو حضرت نے قبول فرمالی، وہ آدمی مسجد کے شمالی جانب گلی میں ایک چائے کی دکان پر لے کر آیا۔ میں بھی ساتھ تھا کچھ پھل بھی تراش کرلایا، چائے نوشی سے فارغ ہوکر وہ حضرت کو فوراً اپنی جائے قیام پر لے کر آ گیا کہ آپ کو ضرورت سے زیادہ دکان پر بیٹھنا پسند نہ تھا۔کچھ دیر میں وہ واپس ہوئے اور ہم دونوں چائے دکان پر ہی گفتگو کرنے لگے۔انھوں نے اپنا حال بیان کیا کہ مجھے میرے مخالفین نے ایک جھوٹے سنگین مقدمہ میں پھنسا دیا تھا پولیس میری تلاش میں تھی اور میں گرفتاری کے خوف سے اپنی دکان بند کرکے ادھر اُدھر چھپا پھرتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت شیر نیپال ضلع روتہٹ نیپال کے جلسہ سے آج کسی ٹرین سے واپس ہورہے ہیں، میں ریلوے اسٹیشن چلا گیا اور حضرت کا انتظار کرنے لگا۔

ٹرین آئی حضرت ٹرین کی بوگی سے باہر تشریف لائے، میں نے سلام پیش کیا اور دست بوسی کی، میں آبدیدہ تھا صحیح سے میں بات بھی نہیں کر پا رہا تھا، حضرت نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا ماجرہ کیا ہے بتایئے تو؟ میں نے اپنا حال بیان کیا کہ میں سنی صحیح العقیدہ ہوں مہسول چوک پر میری دکان ہے، کاروبار اچھا چل رہا تھا، دشمنوں کی نظر لگ گئی اور ایک سنگین جھوٹے کیس میں میرا نام تھانہ میں درج کروا دیا ہے۔ پولس گرفتاری کے لئے مجھے تلاش رہی ہے اور میں ہفتوں سے دکان بند کرکے گرفتاری کے ڈر سے چھپا پھر رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا آپ گھبرائیں نہیں سب ٹھیک ہوجائے گا۔آیئے آپ کی دکان چلتے ہیں، میں خوف زدہ تھا کہ میری دکان تو چورا ہے پر ہے، پولس کی نظر پڑے گی تو مجھے گرفتار کرلے گا۔مگر اسی خوف کی حالت میں حضرت کے ہمراہ میں اپنی دکان آیا، دکان کھولا حضرت کچھ کلمات پڑھتے ہوئے دکان میں داخل ہوئے۔

میں نے چائے کا حکم دیا چائے آئی، ابھی حضرت چائے سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ داروغہ کی جیپ پہنچ گئی۔ پولس والے نے مجھے اشارہ کیا داروغہ صاحب آپ کو بلا رہے ہیں، میں ڈر رہا تھا مگر حضرت نے فرمایا آپ جایئے دیکھئے کیا کہتا ہے۔میں دکان سے اٹھ کر داروغہ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا دکان میں بیٹھے ہوئے کون بزرگ ہیں؟ میں نے کہا وہ حضرت شیر نیپال ہیں میرے گرو (پیرومرشد) ہیں داروغہ حضرت کا نام سن رکھا تھا کبھی دیکھا نہیں تھا داروغہ گاڑی سے اترا یہ کہتے ہوئے کہ نام تو شیر نیپال کا بہت سنا ہے، ہماری ڈائری میں بھی ہے، آج اُن کی زیارت کرلوں۔ حضرت کے پاس آکر سلام کیا اور اپنی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی اور مجھ سے کہا کہ تم تھانہ آنا، میں تمہارا نام مقدمہ کے لسٹ سے نکال دوں گا اور فائل بند کردوں گا، تم بے گناہ ہو، دشمنوں نے پھنسایا ہے۔تم ڈرنا نہیں میں نے کہا کہ آج میرے یہاں میرے گروجی (پیرومرشد ہیں) میں کل آؤں گا۔داروغہ نے کہا ٹھیک ہے کل دس بجے آجانا اور ضرور آنا اور دیر نہ کرنا ورنہ میں باہر نکل جاؤں گا تو ملاقات نہیں ہو پائے گی۔

داروغہ جی چلے گئے حضرت نے میرے لئے دعا کی اور کچھ کلمات طیبات پڑھ کر مجھ پر دم کر دیا اور فرمایا ٹھیک ٹائم پر تم داروغہ کے پاس کل جانا ڈرنا نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ ۔کل ہو کر صبح دس بجے میں تھانہ گیا، داروغہ صاحب سے ملاقات کی انھوں نے فائل نکالا اور کچھ تحریر کیا اور مجھ سے دستخط کرالیا اور کہا کہ جاؤ اپنی دکان کھولو جھوٹے مقدمہ میں تم کو لوگوں نے پھنسانا چاہا تھا، میں نے نوٹ لکھ کر ہمیشہ کے لئے فائل بند کر دیا ہے تاکہ میرے بعد تمہیں کوئی پریشان نہ کرے۔اور ہاں حضرت سے جب ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا اور میرے لئے دعا کرانا۔صاحب حال اپنی سرگزشت بیان کرتے کرتے آب دیدہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ منظری صاحب اس روز سے میں حضرت کا عقیدت مند ہو گیا حضرت کی محبت میرے دل میں رچ بس گئی اور پھر ایک ملاقات میں حضرت کا میں مرید ہو گیا اور حضرت کے مریدوں کی فہرست میں میرا نام درج ہو گیا اور برکاتی ہونے پر فخر کرتا ہوں اور عرس ماہرہ کی آج حاضری نصیب ہو رہی ہے، جو میں بیان کیا ہے یہ میری آپ بیتی اور حضرت شیر نیپال کی کرامت ہے ورنہ اس مقدمہ سے رہائی کی کوئی صورت نہیں تھی۔(نقوش حیات)

تنازع ختم:

اسی کتاب میں منظری صاحب دوسری کرامت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسی طرح حضرت شیر نیپال کے ایک عقیدت مند مجھے کاٹھمنڈو باغ بازار پان دکان پر ملے جو بھانڑسر ضلع سرلاہی کے رہنے والے لکمرانی برادری سے تعلق رکھتے ہیں،نول پور میں بھی ان کی زمین جائداد ہے، مکان ہے اور برکاتی پیٹرول پمپ کا مالک بھی ہے ۔مجھے سلام کیا اور پوچھا آپ منظری صاحب ہیں؟میں نے کہا ہاں میں منظری صاحب ہوں۔پھر وہ نزدیک کی چائے دکان پر چائے نوشی کے لئے لے گئے اور کہنے لگے کہ آپ سے میری ملاقات بھانڑسر اور بیل بانس میں ہو چکی ہے اور ہریون جلسہ میں بھی آپ سے

ملاقات ہوئی تھی اور حضرت شیر نیپال آپ کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ پھر وہ چائے کے ٹیبل پر ہی اپنا حال اور حضرت شیر نیپال کی کرامت اور اپنی سرگزشت بیان کرنے لگے۔ ان کا نام ذکی احمد مکرانی ابن شفیع احمد مکرانی ہے، ذکی صاحب نے بیان کیا کہ میں پیٹرول پمپ کے لئے بہت دنوں سے کوشش کر رہا تھا مگر جس زمین پر مجھے پیٹرول پمپ لگانا تھا اس سے متصل ایک غیر مسلم کی زمین تھی، اس نے تنازع پیدا کر دیا تھا، کسی طرح وہ صلح کے لئے راضی نہیں تھا۔ میں کافی پریشان تھا لائسنس کا ڈیٹ ختم ہو رہا تھا، کوئی صورت بظاہر نظر نہیں آ رہی تھی۔ میں پریشانی کے عالم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال زار سنایا، حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا آپ نے حضور صاحب البرکات کی نسبت سے پیٹرول پمپ کا نام رکھا ہے جایئے ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ حضرت نے دعا کی اور میں حضرت سے اجازت لے کر نول پور آ گیا۔ ایک روز میں ٹہل رہا تھا اور پیٹرول پمپ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس غیر مسلم نے خود ہی مجھے بلایا اور میں جیسا چاہتا تھا اسی طرح صلح کرنے کے لئے راضی ہو گیا اور صلح کر لیا اور پیٹرول پمپ میرا لگ گیا۔ یہ ہے فیضان حضور صاحب البرکات اور حضرت شیر نیپال کی کرامت ہے۔" (نقوش حیات)

خواب میں زیارت اور دعائے صحت:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے ایک شاگرد حضرت مولانا محمد سکندر علی صدیقی برکاتی ساکن ہرلاکھی، مدھوبنی (بہار) جو آپ سے بیحد عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور بڑے باوفا شاگرد ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ بارہا ایسا ہوا کہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہو جاتے، مگر حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی دعاؤں کی برکت سے پریشانی سے نجات مل جاتی اور راحت و عافیت میسر ہو جاتی۔ وہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

''1992ء کی بات ہے کہ میں صوبہ مہاراشٹر ضلع ناسک اوجھر مگ اکبری مسجد قریش محلہ میں امامت کر رہا تھا، اسی اثناء میں سخت بیمار ہو گیا، جونڈس یعنی پیلیا کی بیماری کا شکار ہو گیا، کافی علاج کروایا لیکن صحتیابی نہیں ملی، شفا اور عافیت نہ ملنے کی وجہ سے میں بہت پریشان ہو گیا تھا، مایوسی کے بادل چھا گئے۔ اسی دوران ایک شب حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی خواب میں زیارت ہوئی، انہوں نے میرے سینے پر دست شفقت رکھا اور فرمایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ان شاءاللہ آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ کچھ ہی دن گزرے کہ میں دھیرے دھیرے اس بیماری سے شفایاب ہونے لگا اور جلد ہی الحمدللہ مکمل طور پر شفایاب اور صحتیاب ہو گیا۔

خوشخبری

WWW.BARKATUSSUNNAH.COM

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصنیفات و تالیفات اور آپ کی حیات وخدمات کے مختلف گوشوں پر کتابیں اور مضامین ومقالات اپلوڈ اور شائع کرنے کے لیے آپ کے پیرخانہ کی نسبت سے یہ ویب سائٹ لانچ کیا گیا ہے۔ اور بھی دیگر دینی کتابوں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لیے مذکورہ بالا ویب سائٹ پروزٹ کر سکتے ہیں۔

مصنف خطبات برکات، خلیفۂ حضور شیر نیپال

حضرت مولانا ابوالعطر مفتی **عبد السلام امجدی** صاحب قبلہ

تاڑاپٹی، دھنوشا (نیپال)

